سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۲ مئی بوقت ½۷ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ حرارت نہیں تھی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا آفتاب ہمیشہ چمکتا ہے

آپ کی سچی اطاعت اور اتباع انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے

(۱) "خدا کے محبوب بننے کے واسطے صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملا دے۔ انسان کا مدعا صرف اس ایک واحد لاشریک خدا کی تلاش ہونا چاہیئے۔ شرک اور بدعت سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ رسوم کا تابع اور ہوا و ہوس کا مطیع نہ بننا چاہیئے۔ دیکھو میں پھر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی راہ کے سوا اور کسی طرح انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہمارا صرف ایک ہی رسولؐ ہے اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں۔" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۸)

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا آفتاب ہمیشہ چمکتا ہے اور سعادت مندوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی ان کو کہہ دو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ تو میری اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ آپ کی سچی اطاعت اور اتباع انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہوتی ہے۔"

محترم ملک عمر علی صاحب کا جسد خاکی مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے پڑھائی بہت کثیر تعداد میں احباب کی شرکت

ربوہ — محترم جناب ملک عمر علی صاحب، امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان و ممبر نگران بورڈ جنہوں نے مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۶۴ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث ملتان میں بعمر ۵۰ سال وفات پائی تھی) کا جسد خاکی مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۶۴ء بروز دوشنبہ ½۱۰ بجے شب بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کا جنازہ مورخہ ۱۱ مئی کو ۴ بجے سہ پہر بذریعہ ایمبولنس کار ملتان سے ربوہ پہنچا تھا۔ نماز عشاء کے بعد ½۹ بجے شب دارالضیافت کے سامنے کھلے میدان میں نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے پڑھائی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۴۴ افراد اور اہل ربوہ کے علاوہ سرگودھا، لائل پور، لاہور اور علی الخصوص ملتان کے احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ میں لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعا کرائی۔

محترم ملک صاحب مرحوم ملتان کے بہت متمول زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۹۳۵ء میں عین جوانی کے عالم میں آپ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بہت نیک، دیندار اور خدمت سلسلہ کا خاص جذبہ رکھنے والے بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ کو حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی دامادی کا شرف حاصل تھا۔ ۱۹۵۰ء میں کچھ عرصہ تحریک جدید میں بطور وکیل التبشیر خدمات سرانجام دیں۔ ازاں بعد ملتان میں مقیم رہ کر خدمات کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ نیز امسال مجلس مشاورت کے بعد نگران بورڈ کی رکنیت کا اعزاز بھی آپ کے حصہ میں آیا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

(باقی صفحہ ۸ پر)

مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا پہلا دو روزہ اجتماع

افتتاح حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا

راولپنڈی ۹ مئی۔ مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا پہلا دو روزہ سالانہ اجتماع کل بعد نماز جمعہ مسجد نور میں شروع ہو کر آج رات ۹ بجے اپنے مقررہ پروگرام کے مطابق خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گیا۔

اس اجتماع کا افتتاح حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے فرمایا۔ آپ کل گیارہ بجے قبل دوپہر بذریعہ کار ربوہ سے تشریف لائے تھے۔ آپ کے ہمراہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس، محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب تھے۔

اجتماع کے افتتاحی اجلاس سے قبل حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ کے طور پر الفضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

۵ الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۳ء

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے مامور کی جماعت کو ہر لحاظ سے دوسروں کے لئے نمونہ ہونا چاہیئے

اپنی عملی اور اخلاقی حالت کو ایسی اعلیٰ بناؤ کہ گویا تمہیں نئی زندگی حاصل ہو گئی ہے

تم میں سے ہر ایک یہ سمجھے کہ میں نے ہی سب کام کرنا ہے اور میرے ذریعے ہی دنیا کی نجات ہوگی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ر جون ۱۹۲۹ء - بمقام سرینگر

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کا کوئی کام

بے وجہ اور بے سبب نہیں ہوا کرتا۔ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی جو وہ کرتا ہے۔ یا چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جو وہ کہتا ہے حکمت سے بھری ہوتی ہے۔ خالق و مخلوق میں یہی فرق ہے کہ جو کام مخلوق بالارادہ کرتی ہے ان میں سے کئی کام فضول ہوتے ہیں اور کئی کام عادتاً سے متعلق ہوتے ہیں۔ دنیا میں غور کر کے دیکھو کوئی آدمی ایسا نہ ہوگا جسے کوئی نہ کوئی عادت نہ ہو۔ کسی کو ہاتھ ہلانے کی عادت ہوتی ہے۔ کسی کو انگلیوں کو چٹخانے کی عادت ہوتی ہے۔ کسی کو بعض مقامات کے کھجلانے کی عادت ہوتا ہے۔ غرض کوئی ایک انسان بھی نکلے گا جسے کوئی نہ کوئی عادت نہ ہو۔ وہ اپنی عادت کے ماتحت کام کرتا چلا جائے گا۔ اور ان کاموں کی حکمت بیان نہ کر سکے گا۔ بلکہ دریافت کرنے پر منتروہ ہر گز خیال کرے گا کہ مجھے یہ عادت ہے بھی یا نہیں۔ مگر

اللہ تعالیٰ کے ہر فعل میں حکمت ہے

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں قانون قدرت کے ماتحت پیدا شدہ چیزوں میں سے کوئی حکمت سے خالی نہیں۔ خواہ چھوٹی سے چھوٹی کیوں نہ ہو۔ انسان کو چاہیئے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے۔ کوئی زمانہ تھا کہ درختوں کے صرف پھلوں کو مفید سمجھا جاتا تھا کہ ان سے بھوک دور ہوتی ہے۔ باقی پھال پتے۔ لکڑی وغیرہ کسی کام کی نہیں خیال کی جاتی تھی۔ پھر زمانہ آیا لکڑی کو بھی مفید اشیاء میں سمجھا جانے لگا۔ پھر آہستہ آہستہ بیج کا مفید ہونا معلوم ہو گیا اور چھال اور پتوں کے کارآمد ہونے کے متعلق بھی یقین پیدا ہو گیا۔ غرضیکہ کوئی حصہ بھی غیر مفید نہ سمجھا گیا۔ پتے جن کے متعلق خیال کیا جاتا تھا کہ کسی کام کے نہیں ہوتے کچھ عرصہ کے بعد معلوم ہو گیا کہ یہ مختلف کیمیاوی اجزاء رکھتے ہیں جن کے ذریعہ انسانی قویٰ کو طاقت حاصل ہوتی ہے۔ کمزور زمینوں میں کھاد کی صورت میں ڈالے جانے سے طاقت بخشتے ہیں۔ غرض آہستہ آہستہ دنیا نے ترقی کی اور وہ چیزیں جو فضول نظر آتی تھیں وہ معتبر نظر آنے لگیں۔ انسانی فضلات کو ہی لے لیں کانوں کا فضلہ۔ ناک کا فضلہ۔ منہ کا فضلہ۔ پاخانہ۔ پیشاب وغیرہ بدترین فضلے سمجھے جاتے ہیں اور انسان پوری کوشش کرتا ہے کہ ان سے بچے مگر طب اور زراعت نے بتایا کہ ان میں بہت سے فوائد ہیں۔ کان کی میل آنکھ کے علاج کے لئے بڑی مفید ثابت ہوئی ہے۔ پیشاب زخموں کو اچھا کرنے میں مفید پایا گیا جبکہ ابھی علم جراحی نے ترقی نہ کی تھی اور antiseptic طریقے معلوم نہ ہوئے تھے۔ ایک صوفی نے تو یہاں تک لکھ دیا تھا کہ انسان کے لئے اس کے اندر مکمل علاج موجود ہے۔ اب اور بھی سائنس ترقی کر رہی ہے پچھلے زمانے میں جو چیزیں صرف کھاد کا کام دیتی تھیں اب ان کے اور بھی فوائد ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔

غرض ہم پہاڑوں کی چوٹیوں پر قیام کریں یا سمندر کی تہہ میں چلے جائیں۔ کسی جگہ نظر کریں خدا کی پیدا کردہ

ہر چیز میں فوائد نظر آئیں گے

اب تک جس قدر تجربہ ہو چکا ہے اس سے یہی ثابت ہوا ہے کہ دنیا میں کوئی چیز محض مضر رساں نہیں بلکہ جنہیں محض مضر رساں خیال کیا جاتا ہے ان میں بھی فوائد ہیں۔ سانپ کو بہت مضر رساں سمجھا گیا ہے مگر بہت سی لاعلاج بیماریوں کا اس کے زہر سے علاج کیا جاتا ہے اور لوگ ان بیماریوں سے شفا حاصل کرتے ہیں۔ سنکھیا زہر قاتل ہے لیکن اس سے بھی بہت بڑی دنیا کو فائدہ پہنچتا ہے۔ جہاں اس سے ہزاروں جانوں کا نقصان ہوتا ہے وہاں لاکھوں انسان اس سے شفا پاتے ہیں۔ یہی سنکھیا پرانے بخاروں کے توڑنے میں اکسیر ثابت ہوا ہے۔ جو لوگ بخار میں مبتلا ہو کر دوائی کرتے کرتے تھک جاتے ہیں انہیں سنکھیا کی ایک خوراک سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء میں کوئی بھی فوائد سے خالی نہیں۔

یہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے

تمہید ہے اس امر کی جو میں اس وقت بیان کرنا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی خوبیاں بیان کرنا اس وقت میرا مقصد نہیں بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ جب ہم ان چیزوں میں بھی جنہیں مضر خیال کیا جاتا ہے فوائد دیکھتے ہیں تو جو چیزیں ہمارے لئے فائدہ رساں ہیں ان کی کیسی قدر کرنی چاہیئے اور ان کا ہمارے لئے مہیا کیا جانا خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے۔

خدا تعالیٰ کے احسانوں میں سے ایک مامورین کا وجود ہے مگر بہت سے لوگوں کو ٹھوکر لگی ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں شریعت کا لانا ہر نبی کے لئے ضروری ہے۔ نادان نہیں جانتے کہ دنیا میں خدا نبی کس غرض کے لئے بھیجتا ہے۔

نبی کی بعثت کی غرض

لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا ہوتا ہے۔ وہ خدائی تعلیم پر چل کر لوگوں کو بتاتا ہے کہ خدا تم سے یہ چاہتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا انتخاب جوان کے بے وارث اور یتیم ہونے کی حالت میں کیا گیا آخر اس کا کیا سبب تھا۔ پھر حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ وغیرہم من الانبیاء کا انتخاب جو کیا گیا تو کیوں؟ کیوں نہ کسی بڑے آدمی کا انتخاب کیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت یہ سوال بھی ہوا۔ ایک شخص جو شرک کے خلاف وعظ کیا کرتا تھا اس نے کہا اگر خدا نبوت کے لئے منتخب کرتا تو مجھے کرتا۔ اس لئے میں نہیں مانتا۔ تو یہ سوال ہوتا ہے کہ کیوں خدا ایسے شخص کا انتخاب کرتا ہے۔ کسی بڑے آدمی کا انتخاب کیوں نہیں کرتا۔

اصل بات یہ ہے

کہ خدا تعالےٰ ایسے شخص کا انتخاب کرتا ہے جو لوگوں کے لئے نمونہ ہو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور باقی انبیاء نمونہ تھے۔ خدا تعالےٰ جو تعلیم دنیا کی ہدایت کیلئے بھیجتا ہے اس کے ساتھ ہی ایسے شخص کو بھی بھیجتا ہے جو اس تعلیم کا عملی نمونہ ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کا عملی نمونہ تھے۔ حضرت عیسیٰؑ انجیل کے۔ حضرت موسیٰؑ تورات کے۔ جب قرآن کریم اترا تو ساتھ ہی مجسم قرآن یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھیجا گیا۔ حضرت

عائشہ رضی سے کسی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق کے متعلق دریافت کیا کہ کیسے تھے تو انہوں نے فرمایا

کان خلقہ القرآن

آپ کا خلق قرآن تھا۔ جو کچھ اس میں ہے اس کا عملی نمونہ آپ تھے۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح بیان کرنے کی بجائے کہہ دیا۔ قرآن پڑھو اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پایا جاتا تھا۔

غرض

انبیاء کا وجود

دنیا میں نمونہ ہوتا ہے جس طرح نمونہ سے ٹھوکر نہیں لگ سکتی۔ اسی طرح آپ کے وجود کے ساتھ بھی ٹھوکر نہیں لگ سکتی۔ انبیاء لوگوں کو زندہ کرنے آتے ہیں۔ ان سے پہلے لوگ مردہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی مردوں کو زندہ کیا۔ ایمانداروں کو مخاطب کرکے اللہ تعالے فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للّٰہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم کہ اے لوگو! اللہ اور اس رسول کی بات مانو وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلاتا ہے۔

ہمارے زمانہ میں بھی ایک شخص نے دعوے کیا کہ میں بھی

دنیا کو زندہ کرنے کیلئے

آیا ہوں۔ خدا تعالے کے کلام کو سمجھانا۔ معارف و حقائق بتانا۔ لوگوں کو روحانی طور پر زندہ کرنا۔ نمونہ بننا۔ یہ وہ کام ہیں۔ جو خدا کے برگزیدہ دنیا میں مبعوث ہوکر کرتے ہیں۔ ان کے ذریعہ جو زندگی حاصل ہوتی ہے اس سے قطعاً یہ مراد نہیں کہ نبی جسمانی مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ بلکہ عملی زندگی اور اخلاقی زندگی ہے۔

انبیاء کی جماعتوں میں اور دوسرے لوگوں میں کھانے پینے پہننے ظاہری زندگی میں فرق نہیں ہوتا۔ بلکہ یہی فرق ہوتا ہے کہ ان کی اخلاقی حالت نہایت اعلےٰ ہوتی ہے۔ وہ

لوگوں کے لئے نمونہ

ہوتے ہیں۔ اگر مامور کی جماعت میں کسی داخل ہونے والے کے اندر یہ بات پیدا نہ ہو تو وہ سمجھے کہ اس کے اندر وہ غرض و غایت جس کے لئے نبی مبعوث ہوتے ہیں پیدا نہیں ہوئی اور جب تک کسی قوم میں یہ باتیں پیدا نہ ہوں وہ ترقی نہیں کر سکتی۔

مامور ہمیشہ خدا سے یہ وعدہ لے کر آتے ہیں کہ جو قوم ان کے ساتھ شامل ہوگی وہ اسے کامیابی تک پہنچا دیں گے۔ ان کے ساتھ شامل ہونے والے

ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار

ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ یقین رکھتے ہیں ان کی قربانیاں ضائع نہیں ہوں گی۔ جیسے زمیندار زیادہ سے زیادہ غلہ بوتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مجھے اس کا فائدہ ہوگا۔ اسی طرح مومن بھی قربانی کرنے سے ڈرتا نہیں۔ وہ جانتا ہے کہ اگر آج اس کا فائدہ ظاہر میں لوگوں کو نظر نہیں آتا۔ تو جلد ہی وہ اس زمانہ کو پالیں گے۔ جس میں اس کے فوائد مشاہدہ کریں گے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں لوگ زمین خرید کر آئندہ نسلوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح مومن کی قربانی بھی آئندہ نسلوں کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے۔ میں نے

ایران کے بادشاہ کا قصہ

کئی دفعہ سنایا ہے۔ وہ اپنے وزیر کے ساتھ ایک کسان کے پاس سے گزرا۔ جو ایک ایسا درخت لگا رہا تھا جس کے پھل کو وہ خود نہیں کھا سکتا تھا۔ بلکہ اس کی نسل فائدہ حاصل کر سکتی تھی۔ بادشاہ نے کہا میاں کسان۔ تم کو اس کے لگانے سے کیا فائدہ۔ اس نے جواب دیا بادشاہ سلامت۔ پہلوں نے یہ پیڑ لگائے تو ہم نے پھل کھائے۔ اب ہم لگائیں گے تو ہمارے بعد آنے والے کھائیں گے۔ بادشاہ کا دستور تھا کہ جب وہ کسی بات پر خوش ہوتا تو زہ کہا کرتا جس کے معنے یہ ہوتے تھے کہ ہم اس کی بات پر بڑے خوش ہوئے ہیں۔ اسے ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی دی جاتی تھی۔ چنانچہ بادشاہ کو کسان کی بات پسند آئی اور اس نے زہ کہا۔ اس پر وزیر نے ایک تھیلی کسان کے حوالے کی۔ تھیلی لے کر میاں کسان بولے۔ بادشاہ سلامت دیکھا اس درخت نے تو لگاتے لگاتے پھل دے دیا۔ یہ بات بادشاہ کو پھر اچھی لگی۔ اور اس نے زہ کہا۔ وزیر نے ایک اور تھیلی کسان کے حوالے کر دی۔ پھر تھیلی لے کر کسان نے کہا بادشاہ سلامت اور لوگ جو درخت لگاتے ہیں وہ سال میں صرف ایک دفعہ پھل دیتے ہیں۔ مگر میرے درخت نے تو لگاتے لگاتے دو دفعہ پھل دے دیا۔ بادشاہ کو اس بات نے اور بھی خوش کیا۔ اور اس نے پھر زہ کہا۔ اور وزیر نے تیسری تھیلی کسان کے حوالہ کر دی۔ آخر بادشاہ نے حکم دیا کہ یہاں سے چلو ورنہ یہ بڈھا تو ہمیں لوٹ لے گا۔

پس بعض قربانیاں ایسی کرنی پڑتی ہیں۔ جن کا نفع فوری طور پر نظر نہیں آتا مگر ان کے پس پردہ

بہت عظیم الشان فوائد

ہوتے ہیں۔ انبیاء کے حقیقی متبعین بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حواریوں کو دیکھو ان پر کیا کیا ظلم و ستم کئے گئے۔ پہلی اور دوسری صدی میں ان پر سخت مظالم ڈھائے گئے۔ وہ

مصائب کا تختہ مشق

بنائے گئے۔ مگر انہوں نے صبر سے مظالم کو برداشت کیا۔ اور قربانی پر قربانی کرتے گئے یہانتک کہ تیسری صدی میں جا کر انہیں آزادی حاصل ہوئی۔ جبکہ روما کا بادشاہ عیسائی ہو گیا میں نے وہ غاریں دیکھی ہیں جو روما کی غاریں کہلاتی ہیں۔ وہ خدا کی جماعت ان غاروں میں چھپ کر گزارہ کرتی تھی۔ تاکہ مخالفین کے مظالم سے بچے وہ غاریں اتنی وسیع ہیں کہ اگر اس کو پھیلایا جائے۔ تو وہ دو سو میل سے کم لمبائی نہ ہوگی۔

ہمارے لئے بھی ضروری ہے

کہ ہم بلحاظ ایمان کے پتھر کی چٹان کی طرح ثابت ہوں۔ پکے ایمان تو پہلے بھی موجود تھے۔ ماموروں کا کام نئی زندگی پیدا کرنا ہوتا ہے ماموریں کی جماعتوں کے ہر فرد کو سمجھنا چاہیئے کہ میرے ہی ذریعہ دنیا کی نجات ہوگی میں نے ہی سب کام کرنا ہے۔ میں انجن ہوں باقی سب گاڑیاں ہیں۔ جب تک یہ احساس نہ ہو۔ اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی سچا موحد انسان اس صورت میں بن سکتا ہے۔ کہ وہ سمجھے۔ دنیا میں وہ اکیلا ہی کام کرے گا سورۂ فاتحہ میں ایاک نعبد جو آیا ہے اس میں یہی نکتہ بیان کیا گیا ہے۔ شخص کہتا ہے ایاک نعبد۔ گویا وہ اپنے آپکو آگے کھڑا کرتا ہے اور باقیوں کو اپنے ساتھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی قسم کے چالیس مومنوں کی خواہش رکھتے تھے کہ اگر ہماری جماعت میں پیدا ہو جائیں۔ تو پھر

تمام دنیا کا فتح کرنا

آسان ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایمان بجز خدا کے برگزیدہ کے اور کوئی پیدا نہیں کر سکتا۔ جنہیں خدا تعالے خود انتخاب کرکے دنیا میں مبعوث فرماتا ہے۔ یہ لوگ آگ کا حکم رکھتے ہیں۔ جو خس و خاشاک جلا دیتی ہے۔ جب ان کا ظہور دنیا میں ہوتا ہے تو ان کے ذریعہ ضلالت و گمراہی کے سب پردے چاک ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا متبع ایک کامل ایمان حاصل کرکے خدا کی طرف جھکتا ہے۔ اگر ایسا ایمان نصیب ہو تو یہی کامیابی کی راہ ہے۔ اللہ تعالے ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ایسا ایمان حاصل کریں۔

قیادت ایثار کی روح

قیادت ایثار کی روح یہ ہے کہ جو شخص بھی جس کام کے لئے موزوں ہو اس سے ایک نظام کے تحت باقاعدگی سے کام لیا جائے۔ تاکہ ضرورتمندوں کو بر وقت اور معین شکل میں امداد پہنچائی جائے۔ اس مقصد کے لئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالے کا ارشاد ہمیشہ ملحوظ رکھا جائے۔

"اور جو شخص جس کام کے لئے موزوں ہو اس کے لئے اس سے نصف گھنٹہ روزانہ کام لیا جائے۔ یہ نصف گھنٹہ کم سے کم وقت ہے۔ اور ضرورت پر اس سے زیادہ وقت لیا جا سکتا ہے۔ یا یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ کسی سے روزانہ آدھ گھنٹہ لینے کے بجائے مہینہ میں دو چار دن لئے جائیں۔"

(قائد ایثار)

اپنے آپ پر احسان

سیدنا حضرت مصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ نے ۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کرکے بھی اخبار خریدیں ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا"

حضور ایدہ اللہ تعالے کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں۔ کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر منگواتے ہیں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ والہانہ محبت

محترمہ امۃ المالک صاحبہ بنت ملک عبدالحمید صاحب راولپنڈی

عشق و محبت دل کا ایک ایسا عجیب جذبہ ہے کہ اس سے سرشار ہو کر عاشق صادق اپنی جان و مال۔ عزت و آبرو۔ خویش و اقارب ہر چیز کو قربان کر دیتا ہے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

"عشق وہ عجیب کیفیت ہے کہ انسان کو آگ کے انگاروں پر بیٹھانے کے لئے مجبور کر دیتا ہے یہ عشق ہی ہے جو انسان کو خاک مذلت پر لٹاتا ہے کوئی کسی کی خاطر اپنی جان نہیں دیتا۔ مگر یہ عشق ہی ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے انسان اپنی جان پر بھی کھیل جاتا ہے۔ بغیر عشق کے انسان کا دل پاک نہیں ہوتا۔ عشق کے ساتھ ہی ایکدم میں انسان اپنی منزل مقصود کو بھی پا لیتا ہے اور خدا سے دائمی تعلق کا سلسلہ قائم ہو جاتا ہے"

مذہبی دنیا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عیسائیوں کو محبت ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہودیوں کو عشق ہے۔ ہر نبی کے لئے اس کے ماننے والوں کے دلوں میں بے پناہ محبت کا جذبہ موجزن ہے۔ لیکن ان تمام مذہبی پیشواؤں سے بڑھ کر سب نبیوں کے سردار سیدنا و شفیعنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ کے وجود باجود سے امت محمدیہ کے سینکڑوں۔ ہزاروں بلکہ کروڑوں عاشقوں نے ہر ملک و دیار میں اپنے عشق و محبت کا اظہار کیا۔ لیکن جس رنگ میں اس زمانہ میں آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعودؑ نے آپؐ سے محبت و عشق کا اظہار کیا وہ ایک نرالی شان رکھتا ہے حضرت اقدس کی کوئی بھی تصنیف خواہ وہ نظم کی صورت میں ہو یا نثر کی اس کا جب بھی مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ اس کا ایک ایک لفظ سید المرسلین۔ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت عشق سے لبریز ہے۔ آپؑ نے آنحضرت صلعم سے جس محبت و عشق کا اظہار کیا اس کا اندازہ آپ کے ان اشعار سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

ہر تار و پود من بسراید بعشق او
از خود تہی و از غم آں دلستاں پُرم
جانم فدا شود برہِ دینِ مصطفےٰؐ
این است کام دل اگر آید میسرم"

یعنی خدا تعالےٰ کے بعد میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر اسی کو کفر کہتے ہیں تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں میرا ہر رگ و ریشہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کے راگ گاتا ہے۔ میں اپنے آپ سے خالی اور اس محبوب کے غم سے بھرا ہوا ہوں میری جان مصطفےٰؐ کے دین کی راہ میں فدا ہو جائے۔ یہ میرا دلی مقصد ہے۔ خدا کرے پورا ہو۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا:۔

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
اگر خواہی دلیل عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ
درایں رہ گر کشندم ور بسوزند
نتابم رو ز ایوانِ محمدؐ
تو جانِ ما منور کردی از عشق
فدایت جانم اے جانِ محمدؐ"

یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں خدا تعالےٰ نے عجب نور ودیعت کر رکھا ہے اور آپؐ کی نفس کان عجیب و غریب جواہرات سے بھری پڑی ہے۔ سو اگر اے منکر و تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل چاہتے ہو تو دلیلیں تو بے شمار ہیں۔ مگر مختصر رستہ یہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں میں داخل ہو جاؤ کیونکہ آپ کا وجود ہی آپؐ کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ خدا کی قسم اگر آپ کے رستہ میں مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور میرے ذرے ذرے کو جلا کر خاک بنا دیا جائے۔ تو پھر بھی میں آپؐ کے دروازے سے منہ نہیں موڑوں گا۔ سو اے محمدؐ کی جان تجھ پر میری جان قربان ہو جائے تو نے میرے روئیں روئیں کو اپنے عشق سے منور کر رکھا ہے۔

عربی زبان کا ایک مقولہ ہے۔ من احب شیئاً اکثر ذکرہٗ "یعنی جس سے کسی کو محبت ہو وہ اکثر اسی کا ذکر کیا کرتا ہے۔ چنانچہ آپ بار بار اور اپنی ہر تصنیف میں آنحضرتؐ کا ذکر فرماتے ہیں۔

اپنی ایک عربی نظم میں اپنے محبوب سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

انظر الی برحمۃ و تحنن
یا سیدی انا احقر الغلمان
یا حب انک قد دخلت محبۃ
فی مہجتی و مدارکی و جنانی
من ذکر وجھک یا حدیقۃ بہجتی
لم اخل فی لحظۃ ولا فی آن
جسمی یطیر الیک من شوق علا
یا لیت کانت قوۃ الطیران

یعنی کہ میرے آقا میری طرف رحمت اور شفقت کی نظر رکھ۔ میں تیرا ایک ادنےٰ ترین غلام ہوں۔ اے میرے محبوب تیری محبت میرے رگ و ریشہ میں رچ چکی۔ اے میری خوشیوں کے باغیچہ میں ایک لمحہ اور ایک آن بھی تیری یاد سے خالی نہیں رہتا۔ میری روح تو تیری ہو چکی ہے۔ میرا جسم بھی تیری طرف پرواز کرنے کی تڑپ رکھتا ہے۔ اے کاش مجھ میں اڑنے کی طاقت ہوتی۔

پھر ایک بار تحریر فرمایا:۔

"عجب جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش
در ہر مکاں ندائے جمالِ محمدؐ است
این چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمالِ محمدؐ است
این آتشم ز آتش مہر محمدی است
وین آب من ز آب زلال محمدؐ است"

یعنی میری جان و دل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہے۔ میری خاک آپؐ کی آل کے کوچہ پر نثار ہے۔ میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا اور ہوش کے کانوں سے سنا کہ ہر ایک مقام میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جمال کی گونج ہے میرے ذریعہ سے جو عرفان کا چشمہ جاری ہے وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے سمندر کا صرف ایک قطرہ ہے۔ میرے دل میں دنیا کو سیراب کرنے کا پانی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مصفیٰ اور شیریں پانی سے ہے۔

الغرض حضرت اقدس کی تو تمام تصنیفات کا ایک ایک لفظ حضور پاکؐ کے عشق و محبت میں ڈوب کر لکھا گیا ہے۔ لہذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگرچہ امت محمدیہ کے لاکھوں اور کروڑوں عاشقوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق محبت کا اظہار کیا ہے۔ لیکن ہمارا حضرت مسیح موعودؑ کا عشق حضورؐ پاکؐ سے ان تمام عشاق سے بڑھ کر ہے

یہ ایک ایسا دعوےٰ ہے کہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس کی کوئی دلیل نہیں ـــــ کیونکہ عشق و محبت ایک قلبی کیفیت کا نام ہے جس کے ماپنے اور تولنے کے لئے آج تک دنیا میں کوئی ظاہری پیمانہ اور آلہ ایجاد نہیں ہوا ـــــ تاہم اس کیفیت کا صحیح اندازہ عاشق کے مختلف اعمال اور کارناموں سے ہو سکتا ہے ـــــ آیئے ایک طائرانہ نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعمال اور کارناموں پر ڈالیں یوں تو بہت سے لوگوں نے سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں قصیدے لکھے ـــــ مثلاً ڈاکٹر اقبال ہی بڑے خوبصورت الفاظ میں لکھتے ہیں۔

"وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
طریق عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی فرقاں، وہی قرآں، وہی یٰسین وہی طٰہٰ"

اسی طرح بعضوں نے یوں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

"کالی کملی والے تم پہ لاکھوں سلام
امت کے دکھوں لے تم پہ لاکھوں سلام"

لیکن یہ کالی کملی اور زلفوں کی خوبی ایسی نہیں کہ کوئی عیسائی۔ دہریہ یا ہندو اس سے متاثر ہو سکے ـــــ صرف خوبصورت الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کر دینا کوئی بڑی بات نہیں بلکہ ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ عاشق اپنے آپ کو بالکل اپنے محبوب کے رنگ میں رنگین کرے اور اسی کا نمونہ بن جائے۔ جیسا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں

"کمال محبت کا مقتضا یہ ہے کہ محب اپنے محبوب کے رنگ میں رنگین ہو کر دوئی کو اٹھا دیتا ہے اور محب و محبوب آپس میں متحد ہو جاتے ہیں"

(مکتوب امام ربانی
جلد ۳ ص ۱۵ مکتوب ۸۸)

یعنی عشق کامل کی اولین علامت اتحاد مقاصد ہے ـــــ اس لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں کہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا مقصد وحید قرآن پاک کو دنیا میں عام کرنا تھا اسی مقصد کیلئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حصول کی خاطر اسلام کی ابتداء میں لاکھوں پاکبازوں نے اپنی جانیں بکروں کی طرح ذبح کرائیں اور عرب میں خون کے دریا بہہ گئے لیکن تیرہ سو سال کے بعد اسلام جس طرح غریب شروع ہوا تھا اسی طرح بے کس رہ گیا۔ قرآن کی محبت کا اظہار مسلمان یوں تو کرتے رہے کہ اسے خوبصورت غلافوں میں بند کر کے رکھ لیا یا اسے آنکھوں پر لگا کر چوم لیا اور برکت حاصل کر لی — مگر اس رنگ میں قرآن کریم سے محبت کا اظہار نہ کیا کہ ہندوؤں نے۔ عیسائیوں نے۔ فلاسفروں نے اور دہریوں نے قرآن پاک کی ایک ایک آیت پر جو اعتراض کیا اس کا دفاع کیا جاتا اور قرآن کریم کی خوبیاں واضح کی جاتیں۔

ان حالات میں ایک عظیم الشان شخصیت نمودار ہوئی۔ یہ عظیم الشان شخصیت وہ تھی جو احمد مجتبیٰ۔ سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اسی مقصد عظیم کو لے کر اٹھی جو حضور پاکؐ کا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی بڑے عالم فاضل نہ تھے۔ کسی یونیورسٹی سے ڈگریاں حاصل نہ کی تھیں مگر آپ کے سینہ میں اپنے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ آپ یہ عزم لے کر اٹھے کہ آپ نے قرآن پاک سے صرف خوبصورت غلافوں میں رکھنے والا عشق نہیں کیا بلکہ وہی عشق جو حضرت رسول پاکؐ کو تھا — اور صرف خود ہی ایسا نہیں کیا بلکہ عشاق کی ایک سینکڑوں۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں پر مشتمل جماعت تیار کر دی — یہ آپ ہی کی جماعت ہے جو آج تن من دھن سے اپنے ہاتھوں میں قرآن لئے ہوئے چار دانگ عالم میں تثلیث کا قلع قمع کرنے کے لئے نعرۂ توحید بلند کر رہی ہے — اور یہ آپ ہی کی جماعت ہے جس نے غیر ملکی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں — اور صرف یہی نہیں بلکہ کفر و الحاد کے بڑے بڑے مرکزوں میں اپنے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہرانے کی غرض کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں مساجد تعمیر کر دی ہیں —

ان مقاصد کے بعد عاشقِ صادق کا دوسرا عمل اپنے محبوب کے لئے غیرت کا ثبوت دینا ہوتا ہے — جب پنڈت لیکھرام اور دیگر مخالفین اسلام نے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دل اپنے آقا کی اس توہین سے بے حد دکھا — اور اس دکھے ہوئے دل سے یہ صدا آئی۔

"آنکہ نفسی او دستہ از ہر خیر و خوبی بے نصیب
می تراشد عیبہا در ذات خیر المرسلین

تیر بر معصوم می بارد خبیثِ بدگہر
آسمان را می سزد گر سنگ بارد بر زمین"

اور پھر آپ نے مخالفین کے ان ناپاک حملوں کو جو وہ حضور اکرمؐ کی ذات والاصفات پر کرتے تھے نہ برداشت کرتے ہوئے "براہین احمدیہ" تصنیف فرمائی جس میں آنحضرت صلعم کی صفات کا تذکرہ انتہائی بلند پیرائے میں کیا — یہ وہ کتاب ہے جس کے متعلق جماعت احمدیہ کے اشد ترین مخالف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی شہادت ہے کہ تیرہ سو سال میں ایسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی —

آپؑ نے حضور پاکؐ کے خلاف مخالفین کے تمام اعتراضات کے جوابات دیئے۔ اور جہاں کسی نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی لفظ بولا آپؑ نے اسے مباہلہ کا چیلنج دیا — اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی اس وقت کی شہادت سنیئے جبکہ وہ حضور کی بیعت میں داخل نہ ہوئے تھے اور آپ کے خاندانی مخالفوں سے اپنا تعلق قائم رکھتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں:—

"ایک بات میں نے والد صاحب (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) میں خاص طور پر دیکھی ہے وہ یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف والد صاحب ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اگر کوئی شخص آنحضرتؐ کی شان کے خلاف ذرا سی بات بھی کہتا تھا تو والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا اور غصے سے آنکھیں متغیر ہونے لگتی تھیں اور فوراً ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تو والد صاحب کو عشق تھا — ایسا عشق میں نے کسی شخص میں نہیں دیکھا۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل)

یہ اس شخص کی شہادت ہے جو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل نہیں تھا — اور جس نے حضور کو اپنی جوانی سے لیکر آپ کی وفات تک دیکھا —

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس کے خلاف ایک جگہ عیسائی پادریوں کے جھوٹے اور ناپاک اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں —

"عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اس دجل کے ذریعہ ایک خلق کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں دیا جتنا ان لوگوں کے ہنسی اور ٹھٹھہ نے جو وہ ہمارے رسول پاکؐ کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشرؐ کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے — خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں — پس اے میرے آسمانی آقا تو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلاء عظیم سے نجات بخش —"

(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالاتِ اسلام)

اسی طرح ایک بار آپ لاہور ریلوے سٹیشن پر تشریف فرما تھے کہ پنڈت لیکھرام نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں سخت بد زبانی کر چکا تھا آپ کو سلام کیا مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر اس نے دوبارہ سلام کیا لیکن آپ نے پھر بھی توجہ نہ فرمائی۔ اس پر آپ کے ایک مرید نے عرض کیا پنڈت لیکھرام سلام عرض کرتا ہے۔ تب حضور نے بڑے جلال سے فرمایا کہ میرے آقا کو تو یہ شخص گالیاں نکالتا ہے اور مجھے سلام کرتا ہے —

— اس سے بڑھ کر غیرت اور محبت کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے — حضور پاکؐ کے عشق میں سرشار ہو کر آپ فرماتے ہیں؎

"تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے"

پس ہم یہ وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اس زمانے میں اگر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی عاشقِ صادق کھڑا ہوا تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں — آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان گنت صفات کی وجہ سے آپ کے دل میں حضور پاکؐ کے لئے بے انتہا محبت پیدا ہو گئی۔ اور آپ نے اس عشق محبت میں ڈوب کر بے اختیار فرمایا۔

"دردلم جوشد ثنائے سرورے
آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے
ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے"

اللھم صلّ علیٰ محمّدٍ و علےٰ عبدك المسیح الموعود و بارك وسلم انك حمیدٌ مجید ط

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اطفال الاحمدیہ کے لئے پرچے

۲۲ مئی کو اطفال الاحمدیہ کے جو امتحانات ہو رہے ہیں ان کے لئے پرچہ جات سب مجالس کو بھجوائے جا رہے ہیں لہٰذا سب مجالس اپنے ہاں ان امتحانات کا انتظام فرمائیں۔ اگر کسی قائد مجلس کو ۱۵ مئی تک پرچے نہ ملیں تو وہ فوراً مرکز کو لکھ کر بھجوا لیں۔ (مہتمم اطفال)

درخواستِ دعا

میرے بچے ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ بعض دیگر پریشانیاں بھی ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو کامل صحت دے اور پریشانیوں سے نجات بخشے۔

(امۃ العزیز ادریس بنت ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں

دیودار۔ پڑتل۔ چیل اور کیل کا کافی سٹاک موجود ہے

ضرورت منداحباب ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

ٹھیکیدار حضرات کے لئے پڑتل ہر سائز موجود ہے۔

× لائلپور ٹمبر سٹور × گلوب ٹمبر کارپوریشن × سٹار ٹمبر سٹور

راجباہ روڈ لائلپور — نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور — ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور

درخواست دعا

۳۰ اپریل کو ختم ہونے والے مالی سال میں جن جماعتوں کی وصولی نہایت اعلیٰ ہے۔ یا کسی حد تک قابل قدر ہے ان کی فہرست دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کر دی گئی ہے۔ یہ فہرست اخبار الفضل میں اس لئے شائع کی جا رہی ہے۔ کہ بزرگان سلسلہ۔ صحابہ کرام اور دوسرے احباب بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کے احباب اور عہدہ داروں کے ایمانوں کو بڑھائے ان کے جان و مال میں برکت ڈالے اور انہیں آئندہ اس سے بھی زیادہ دین اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے اور باقی جماعتوں کو بھی توفیق عطا فرما دے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا قدم آگے بڑھائیں والسلام۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

نوٹ:۔ اگر یہ فہرستیں قسط وار شائع کی جائیں تو ہر قسط پر مندرجہ بالا درخواست دعا درج کی جائے۔

ب۔ فہرست جماعت ہائے جن کی چندہ عام و حصہ آمد و جلسہ سالانہ کی دونوں مدوں میں ادائیگی اسی فیصدی یا زائد ہے

مرکز ربوہ:۔ دارالرحمت وسطی۔ دارالرحمت شرقی۔ دارالنصر شرقی۔ دارالنصر غربی۔ ربوہ (تمام حلقہ جات)
ضلع جھنگ:۔ ڈاور۔ چک ۵ ج ب۔ جبل بھٹیاں۔ عنایت پور لوله۔ ضلع سرگودھا:۔ چک ۳۵ جنوبی شہر۔ چک ۱۵۲ شمالی۔ ضلع میانوالی:۔ میانوالی شہر۔ ضلع لائلپور:۔ چک جھمرہ۔ چک ۸۹ گ ب۔ چک ۹ ج ب رتی۔ چک ۲۷۷ ر ب۔ سیتلاں چک ۵۶۵ گ ب۔ چک ۲۸۲ گ ب الہ آباد۔ چک ۳۳۲ ج ب دھنی۔ چک ۲۴۷ ج ب۔ چک ۴۴ گ ب۔ چیلیانوالہ۔ چک ۵۶۳ گ ب۔ چک ۱۰۹ گ ب نزد کرسٹو۔ چک ۶ ر ب کھیم سنگھ۔ چک ۹۳ ر ب بیلیانوالہ۔ چک ۲۹۸ ر ب لدھیانوالہ۔ چک ۲۷۲ گ ب شرقی۔ چک ۴۲ گ ب۔ کوٹ غلام محمد۔ چک ۲۶ ر ب اہل چک کلاں۔ ننگلیانوالہ۔ ماسٹر کالونی لائلپور شہر۔ ضلع لاہور:۔ دہلی دروازہ۔ ماڈل ٹاؤن۔ باغبانپورہ۔ ضلع لاہور:۔ چونگی امرسدھو۔
ضلع شیخوپورہ:۔ شیخوپورہ شہر۔ آنبہ کرم پور۔ بہورو چک ۱۸۔ چوہڑ کانہ۔ کوجرہ۔ چک ۱۲ پھلیکے۔ گنجھل۔ شاہ کوٹ۔ ضلع گوجرانوالہ:۔ گوجرانوالہ شہر۔ تونیکی۔ مہلکے۔ وزیرآباد۔ گرمولا ورکاں۔ ضلع سیالکوٹ:۔ دانہ زید کا۔ قلعہ صوبہ سنگھ۔ صابو بھڈیار۔ ہیدی پور کھتوالی۔ بھکو بھٹی۔ چونڈہ کاہلوں۔ علیپوالی۔ تلونڈی۔ جھنڈراں۔ راولے۔ ضلع جہلم:۔ چک جمال۔ رتو چھ۔ ضلع گجرات:۔ منڈی بہاؤالدین۔ کنجاہ۔ چوکنانوالی۔ بھبلہ۔ سوک کلاں۔ مرالہ۔
آزاد کشمیر:۔ باغ۔ ضلع اٹک:۔ کیمبل پور۔ لارنس پور۔ کوٹ فتح خاں
ضلع پشاور:۔ پشاور۔ خلیل مرکزی۔ اچینی پایاں۔ ضلع بنوں:۔ سرائے نورنگ
ضلع ڈیرہ غازیخاں:۔ ڈیرہ غازیخاں شہر۔ بستی مندرانی۔
ضلع مظفرگڑھ:۔ مظفرگڑھ شہر۔ چک ۹۳۰۔ چک ۳۶۸
ضلع ملتان:۔ لودھراں۔ پیراں غائب۔ نیل کوٹ۔ چاہ بھاگووال۔ کوٹھیوالہ۔ چاہ جیون سنگھ۔ چک ۲۲۔ دنیاپور
ضلع منٹگمری:۔ عارف والا۔ چک ۶/۱۱-L ببرک۔ چک ۲۴۵ ای بی۔ اہل پلاٹ
ضلع رحیم یارخاں:۔ چک ۱۰۶۔ ضلع بہاولنگر:۔ بہاولنگر شہر۔ چک ۱۸۲۔ چک ۱۲۱ مراد
ضلع خیرپور:۔ کنڈی۔ گوٹھ فتح دین
ضلع نوابشاہ:۔ گوٹھ جالپور۔ چک ۳۱ دوڑ۔ رحیم آباد۔ محراب پور۔ قاضی احمد۔ بھریا روڈ۔ گوٹھ بشیرآباد۔
ضلع دادو:۔ دادو شہر۔ ضلع سانگھڑ:۔ سانگھڑ شہر
ضلع تھرپارکر:۔ بنی سر روڈ۔ گوٹھ غلام رسول۔ کریم نگر۔ نصرآباد سٹیٹ۔ چک ۱۵۱۔ پھروچیچی
ضلع حیدرآباد:۔ ظفرآباد اسٹیٹ۔ دیہہ لاہینجی۔ کوٹ احمدیاں۔ ٹنڈو غلام علی۔ آصف آباد

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

آپ اپنے دوست۔ بزرگ یا افسر اعلیٰ کا نام لیتے ہیں تو ادب اور احترام کو پوری طرح ملحوظ رکھتے ہیں لیکن کیا آپ نے سوچا ہے کہ خدا تعالیٰ جو قادر مطلق اور خالق کل کائنات ہے اس کا نام تو بے حد احترام اور ادب کے ساتھ لینا چاہیئے۔

اگر آپ خدا تعالیٰ سے پوری طرح قرابت رکھتے ہوں اور یہ سمجھتے ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر دم آپ کے پاس موجود ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ اس ہستی کا جو سب سے زیادہ عظیم ہے نام لیتے وقت ادب اور احترام کو ملحوظ نہ رکھیں!! اس کی صورت صرف یہ ہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کا نام زبان پر لائیں۔ ہمیشہ رب العزت۔ خدا تعالیٰ یا اللہ تعالیٰ کے باادب الفاظ استعمال کریں۔

میاں سراج الدین وائی ایم سی اے ہال لاہور

مرض اٹھرا کی مشہور دوا حب اٹھرا (رجسٹرڈ) نصف صدی سے استعمال ہو رہی ہے مکمل کورس لونے چودہ روپے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اعلان امتحان کتاب لیکچر سیالکوٹ

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

کتاب لیکچر سیالکوٹ اور دوسرا سپارہ باترجمہ کا امتحان سات جون کو صبح ۸ بجے منعقد ہوگا تمام لجنات کی صدر صاحبات علماء جلد شامل ہونے والی ممبرات کی تعداد سے مطلع فرمادیں تاکہ ان کو پرچے بھجوائے جائیں۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔

تقریب شادی

مورخہ ۵/۲۰ ۶۲ کو بعد نماز ظہر مکرم و محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے مسجد فضل لائل پور میں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ کی صاحبزادی نعیمہ بشریٰ صاحبہ کے نکاح کا اعلان فرمایا جو ملک سلطان علی صاحب ساکن احمدی والا ضلع سرگودھا کے ہمراہ ۱½ ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا۔ مکرم محترم جناب امیر صاحب نے ایمان افروز خطبہ کے بعد دعا فرمائی۔ جس کے بعد بھی کا رخصتانہ عمل میں آیا احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(شیخ محمد یوسف سیکرٹری جماعت احمدیہ لائل پور)

دماغی امراض

شؤ۔ مالیخولیا۔ وہم۔ وسواس۔ جنون دیوانگی۔ بے خوابی اور ان کا جدید طریقہ سے کامیاب علاج اگر مریض زیادہ گو اس فضول حرکات اور بات بات پر تکرار کرے تو مریض کو ہمارے ہاں لا دیں کیونکہ ایسے مریضوں کا علاج عملی طور پر بھی کیا جاتا ہے باقی علامات میں مفصل خط لکھیں۔ دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل چاہ چھچھہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

ہمارا پیغام آپ کے نام

ہم نے متواتر تحقیق کے بعد مندرجہ ذیل دوائیں تیار کی ہیں آپ کو جس دوا کی ضرورت ہو وہ منگوا کر استعمال میں لائیے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ ہوگا

محافظ اطفال۔ بخار تے اور دستوں کیلئے -/۲ روپے

بالی جیون۔ سوکھا مسان کیلئے -/۳۲

حیات نسواں لیکوریا کے لئے -/۶

بدر خاص۔ ماہواری کی تکلیف کے لئے -/۲

حکیم قدم الدین ف احمد اکمل الطب الجراحت دواخانہ فضل رحمانی۔ ضلع سرگودھا۔

موسم گرما میں!

بچوں کے دستوں۔ بدہضمی۔ قے۔ دانت نکالنے کے زمانہ کی ہر قسم کی تکالیف مٹی کھانے کی عادت نیز جسمانی و دماغی کمزوری کے لئے

بے بی ٹانک

استعمال کریں قیمت ڈیڑھ ماہ کورس -/۳ نیم کورس ۱/۷۵

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

ایک ضروری اعلان

یکم مئی سے

غلہ منڈی ربوہ میں آڑھت کا کام شروع کر دیا گیا ہے

اعلیٰ درجہ کی گندم

باہر سے منگوانے کا انتظام کر لیا گیا ہے مناسب نرخ پر حسب منشاء مہیا کیا جارہا ہے احباب فائدہ اٹھائیں نیز چائس انک گسرڈ پوڈر کی ایجنسی بھی ہمارے پاس ہے ٹوٹہ چاول ہر قسم اور اشیاء خوردنی بھی مناسب نرخوں پر مہیا کی جاتی ہیں۔

پروپرائٹر محمد شریف

چوہدری جنرل سٹور ربوہ

معززین کے بیانات

اینٹی پائیوریا حیرت انگیز دوا ہے

جناب چوہدری محمد امین صاحب ۲۶ صلاح الدین سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور کا بیان۔

"پرانے پائیوریا کی وجہ سے میرے مسوڑھوں سے بہت خون نکلتا تھا اور دانت بھی ہلتے تھے" "اینٹی پائیوریا" کھانے سے نہ صرف خون نکلنا ہی بند ہوگیا بلکہ دانت بھی بتدریج مضبوط ہوتے جارہے ہیں" "اینٹی پائیوریا" واقعی حیرت انگیز دوا ہے"

"اینٹی پائیوریا" (گوشت خورہ کے لئے) مکمل کورس -/۱۱ روپے

"اینٹی کیریز" دانتوں کے گھن کے لئے -/۱۱

سولہ روزہ کورس ۴ روپے زمانٹی کورس ایک روپیہ خرچ ڈاک سوا روپیہ مفت مشورہ لٹریچر مفت

لاہور کیور ٹیو سنٹر ۱ ٹام اینڈ ٹائیڈ کمرشل بلڈنگ دی مال

ربوہ کیور ٹیو سنٹر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار

لائل پور کیور ٹیو سنٹر الف میڈیکل سٹور کچہری بازار

سرگودھا کیور ٹیو سنٹر یاسین میڈیکل ہال کچہری بازار

سیالکوٹ کیور ٹیو سنٹر خالد میڈیکل سٹور ٹرنک روڈ

راولپنڈی کیور ٹیو سنٹر حامی میڈیسن کمپنی چوک نیا بازار

کراچی کیور ٹیو سنٹر راجہ حنیف مہر ۲۵ ڈی / ۲ پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی ۲۹

پیش کردہ:-

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کی نئی پیشکش

ملفوظات

جلد پنجم ——— جلد ششم

سیدنا اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات جو جماعت احمدیہ کی تربیتی و روحانی ترقی کے لئے مفید اور تربیت اولاد کا بہترین ذریعہ ہیں یہ خزانہ علم و عرفان مجلد ہر دو جلد ہدیہ آٹھ روپے فی جلد علاوہ محصولڈاک

فصل الخطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ معرکۃ الآرا تصنیف جو رد عیسائیت کے مبسوط دلائل پر مشتمل ہے اور امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔

فضائل القرآن

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کی چھ تقریروں کا مجموعہ جو قرآن مجید کے فضائل سے متعلق پر معارف و پر حکمت مضامین پر مشتمل ہے۔ ہدیہ آٹھ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ

تریاق چشم رجسٹرڈ کی اعجازی تاثیر

میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی موجد کا دعویٰ ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سالہ کو سے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے چوہدری نصیب احمد صاحب گوجرانوالہ ضلع ... فرمایا کہ میر ڈاکٹر اللہ حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان آف ملتان تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں پھر حکیم طہمس صاحب المنعا ضلع مردان فرماتے ہیں چالیس شیشیاں تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں اب آپ خود ہی غور فرمادیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے تریاق چشم ایک نباتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے سرخی اندر سے بالوں کاٹ دیتا ہے زخم خارش دھند گیہ۔ تر کی روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے بے حد مفید ہے چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب ڈوگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی قیمت ۔/۵ روپے فی تولہ اب کوئی صاحب بلاقیمت گرامی شناخت ضلع گجرات پر آرڈر بھیجیں

المشتہر۔ مرزا محمد شریف بیگ۔ منیجر تریاق چشم حویلی منصف نزد سول ہسپتال چنیوٹ ضلع جھنگ۔

بنگلے، پلاٹ، دکانیں، زرعی زمین، کارخانے، ملیں ہر قسم کی خرید و فروخت کے لئے

تریشی پراپرٹی ڈیلر۔ ریگل سینما بلڈنگ۔ لاہور کو یاد رکھیں، فون نمبر ۶۹۳۰

ہمدرد نسواں اٹھرا کی گولیاں۔ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے

ہر ملک میں حقوقِ انسانی کے عملی نفاذ کو ممکن بنانے کے لئے

مناسب قوانین کا موجود ہونا ضروری ہے

یہ کام مختلف ممالک کی مجالس قانون ساز ہی انجام دے سکتی ہیں

پیرس میں آزمودہ کاروں کی عالمی فیڈریشن سے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا خطاب

پیرس ۔ ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے جج محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے "آزمودہ کاروں کی عالمی فیڈریشن" کے نصب العین کو سراہتے ہوئے اسے خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ اس عالمی ادارہ کا نصب العین ایسے حالات پیدا کرنا ہے کہ جن میں تمام بنی نوع انسان کے لئے امن آزادی اور انصاف کا حصول ممکن ہو سکے۔

مورخہ ۴ مئی ۱۹۶۴ء کو فیڈریشن کی کونسل کے پانچ روزہ اجلاس کے افتتاح کے موقعہ پر محترم چوہدری صاحب نے بنیادی اہمیت کے حامل اپنے پُر اثر خطاب میں فیڈریشن کے نصب العین کو سراہتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ انسانی حقوق کا حصول ممکن بنانے کی جدوجہد جاری رہنی چاہیئے یاد رہے کہ یہ کونسل دنیا کی اکیاون قوموں کے دو کروڑ آزمودہ کاروں کی نمائندگی کرتی ہے فیڈریشن کے اس اکیسویں اجتماع کے دوسرے مقرر فرانس کے وزیرِ مملکت مسٹر لوئی جیکی ناٹ تھے جو حکومت فرانس کی طرف سے تہنیت اور خوش آمدید کا پیغام لے کر آئے تھے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جو پاکستان کے وزیرِ خارجہ اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سترھویں سیشن کے صدر رہ چکے ہیں۔ نے کونسل سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اقوام متحدہ نے حقوق انسانی کے اقرار نامہ پر باہم اتفاق رائے سے متعلق جو مساعی کی ہیں دنیا کو انہیں جاری رکھنا اور آگے بڑھانا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا اب ہمیں اس امر کی ضرورت پر باہم اتفاق کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ان انسانی حقوق کے ساتھ ایسے قوانین کا اضافہ ضروری ہے کہ جو ان حقوق کے عملی نفاذ کو از روئے قانون ممکن بنا سکیں۔ اس اقدام کے سلسلہ میں اصل اور بنیادی آلۂ کار مختلف ممالک کی مجالسِ قانون ساز ہی ہو سکتی ہیں۔

آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ بعض ممالک نے اقوام متحدہ کے مقرر کردہ مطمح ہائے نظر سے انحراف اختیار کر لیا ہے آپ نے فرمایا ہم سب کو ایسی مثالوں کا خوب علم ہے کہ کس طرح قانون سازی کے نظام نے اقوام متحدہ کے منشور اور اس کے مندرجات کے گرد ہو کر انہیں بے اثر بنا دیا ہے ہر قسم کے امتیازی قوانین اور بالخصوص وہ قوانین جو رنگ و نسل کی تفریق پر مبنی ہیں اس کی واضح مثالیں ہیں یہ طرزِ عمل بہت ہی ناپسندیدہ اور قابلِ نفرین ہے۔

مسٹر جیکی ناٹ نے اپنی تقریر میں ایٹم بم کی وجہ سے پیدا شدہ خطرہ کا خاص طور پر ذکر کیا۔ انہوں نے کہا یہ خطرہ اتنا مہیب ہے کہ یہ سرے سے تہذیب و تمدن کو ہی برباد کر کے رکھ دے گا۔

(پاکستان ٹائمز ۶ مئی ۱۹۶۴ء)

مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا پہلا دو روزہ اجتماع

بقیہ صہ اوّل

المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ کا فرمودہ خطبہ سنایا اس کے علاوہ آپ نے دوستوں کو خدمت دین کے لئے اپنی تمام تر توجہات وقف کرنے پر زور دیتے ہوئے مقام خلافت اور اس کی برکات پر بھی روشنی ڈالی۔ نیز دوستوں کو خلافت سے دلی وابستگی کی تلقین فرمائی۔

تین بجے بعد نماز جمعہ اجتماع کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی افتتاحی اجلاس کی صدارت۔ اجتماعی دعا اور افتتاحی تقریر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمائی۔ آپ نے نہایت مؤثر پیرایہ میں انصار اللہ کو خصوصاً اور احباب جماعت کو عموماً ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا۔ آپ کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اپنے مخصوص فاضلانہ انداز میں ایک گھنٹے سے زائد تک اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے موضوع پر نہایت مؤثر اور ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔

ساڑھے پانچ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مسجد نور کی پہلی منزل میں احمدیہ لائبریری کا سنگ مرمر کا کتبہ نصب فرماتے ہوئے لائبریری کے مفید بابرکت اور وسیع ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ مقامی اخبار روزنامہ تعمیر نے اس تقریب کی خبر اور تصویر بھی شائع کی۔

۶ بجے شام مقامی جماعت کے زیر اہتمام حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور آپ کے رفقاء کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔

بعد نماز مغرب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے فضیلت اسلام کے موضوع پر سوا گھنٹہ ایک نہایت اثر انگیز اور روح پرور تقریر فرمائی۔ رات کے نو بجے مقامی جماعت کی طرف سے اجتماعی کھانے کا پروگرام تھا جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور آپ کے رفقاء اور مقامی عہدیداران کے علاوہ دیگر احباب جماعت اور مہمان شریک ہوئے۔

اس موقعہ پر بھی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی۔

آج صبح ساڑھے سات بجے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اپنے رفقاء سمیت بذریعہ کار لپشاور روانہ ہو گئے۔ مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کے اس اجتماع میں مقامی انصار اور خدام و اطفال کے علاوہ بیرونی جماعتوں کے نمائندگان بھی شریک ہوئے جملہ کارروائی پروگرام کے مطابق بخیر و خوبی انجام پائی (نامہ نگار)

فضل عمر ہسپتال کے لئے ماہانہ عطیہ ارسال فرمانے والے احباب

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

فضل عمر ہسپتال کے بعض ضروری اخراجات کے لئے کچھ دوست ماہانہ عطیہ ارسال فرما رہے ہیں، جس سے ہسپتال کے کام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی سہولت ہوتی ہے ان دوستوں کے اسماء ذیل میں درج کر کے خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ ان کے لئے التزام سے دعائیں فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو دینی و دنیوی حسنات سے نوازے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ باقاعدہ عطایا بھجوانے والے احباب حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب یک صد روپیہ ماہانہ

۲۔ مکرمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد محسن صاحب لائل پور پچاس روپے ماہانہ

۳۔ " مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ کراچی۔ پچاس روپے ماہانہ

۴۔ مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب باجوہ چٹاگانگ (حال ہی میں بھجوانے شروع کئے ہیں)

۵۔ خاکسار مرزا منور احمد۔ دس روپے ماہانہ۔

نیز ایسے مخیر احباب کی خدمت میں جو ماہانہ عطایا بھجوا کر اس کارِ ثواب میں شامل ہو سکتے ہیں درخواست ہے کہ وہ حسب توفیق ضرور اس میں حصہ لیں۔

اعلانِ نکاح

خاکسار کی لڑکی امۃ الحفیظ صاحبہ کا نکاح مورخہ ۱۰ مئی ۶۴ء کو پانچ بجے شام مکرم مولوی محمد دین صاحب ایم اے امام الصلوٰۃ نے مسجد احمدیہ محلہ دارالرحمت غربی میں عزیزم ممتاز علی صاحب ولد بابو مراد علی صاحب ڈسپنسر۔ ساکن نارووال ضلع سیالکوٹ سے بعوض اڑھائی ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔

(خاکسار مولوی تاج الدین ۔ دفتر الفضل ۔ ربوہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۵/۶۴ دو شنبہ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب اس کی درازی عمر اور نیک بننے کے لئے دعا فرمائیں

(محمد شریف خالد ربوہ)

محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم کی تدفین

بقیہ صہ اوّل

محترم ملک صاحب مرحوم نے دو بیگمات چار بچیاں اور چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ ادارہ الفضل آپ کے خاندان نیز خاندان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس صدمہ میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔